

# وبال



ڈاکٹر نحریم جمیل



شادی ہال مہمانوں سے کھپا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پانچ سو افراد پہ مشتمل یہ بارات پچھلے دو گھنٹے سے دلہن کے انتظار میں تھی جو دلہا کے ہمراہ فوٹو شوٹ میں مصروف تھی۔ پانچ کیمرہ مین کی ٹیم اس وی آئی پی جوڑے کی تصاویر لے رہی تھی، جن کے خیال میں یہ شادی یقیناً ان کی کامیابی کی علامت تھی۔

ہال میں بیٹھے افراد میں ہر عمر کے مرد و خواتین تھے۔ اس مجمع میں موجود آدھی عوام کو اس محفل سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ اس شادی میں ان کی شرکت کا مقصد محض ایک دن کی چھٹی تھا۔ تعجب کی بات یہ تھی کہ کچھ لوگ تو یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ دلہا دلہن ہے کون؟ کچھ لوگ ان کے نام سے واقف تھے مگر بطور انسان وہ کس خصلت کے مالک تھے ان کے اطوار کیسے تھے کوئی بھی تو نہیں جانتا تھا۔ یہ محفل تو محض ان کیلئے ایک پکنک سپاٹ تھی جہاں وہ خاندان کے ہمراہ بوفے کھانے آئے تھے۔

## خوشخبری رائلٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

**Prime Urdu Novels Publications**

**Whatsapp : 03335586927**

**Email : aatish2kx@gmail.com**

انہیں افراد میں بیٹھی وہ عام سی شکل و صورت والی امینہ نامی لڑکی دل ہی دل میں کوفت کا شکار ہو رہی تھی۔ کونے والی میز پر بیٹھی اس کے چہرے سے خفگی صاف عیاں ہو رہی تھی۔ ادھر ادھر نگاہ دوڑاتے ہوئے اس کا دل بوجھل ہوئے جا رہا تھا۔ اس بھیڑ اور ہنگامے نے اسے عجیب اضطرابی کیفیت میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اسی اثنا میں اس کا فون بجنے لگا۔ فون

کان سے جو لگایا تو اس ہنگامے میں کہاں ایک لفظ بھی سنائی دیتا، تیز قدم اٹھاتی وہ ہال سے نکل کر راہداری میں چلی آئی۔

فون پہ اس کی کوئی رشتہ دار تھی جو شادی ہال کا پتہ معلوم کرنا چاہ رہی تھی۔ بات مکمل کرتی وہ ابھی جانے کو مڑی ہی تھی کہ اسے کچھ سرگوشیاں سنائی دی۔ راہداری کی دوسری جانب دیوار کی اوٹ میں کھڑی لڑکی کے ددھیال سے تعلق رکھتی تین خواتین محو گفتگو تھیں۔ جن میں سے دو اس کی پھوپھیاں تھیں جن میں ساجدہ بڑی پھوپھی تھی اور زبیدہ چھوٹی جبکہ تیسری خاتون اس کی چچی تھی جس کا نام رضیہ تھا۔

بھئی سلمہ نے تو بڑا ہاتھ مارا ہے۔ کروڑ پتی لوگوں میں لڑکی دے رہی ہے۔ ساجدہ تبصرہ کرنے لگی۔

یہ بتاؤ لفافے میں کیا دینا ہے؟ رضیہ بول اٹھی۔

میں تو پانچ ہزار دے رہی ہوں۔ امجد کی شادی پہ سلمہ بھی اتنے ہی دے گئی تھی۔ اب کی بار زبیدہ، جو کافی دیر سے سن رہی تھی بول اٹھی۔



پانچ ہزار زیادہ نہیں ہے؟ لڑکے کو بھی تو دینے پڑے گے۔ حساب دیکھ کہ چلو نا۔ ساجدہ نے کچھ سوچ کر کہا۔

ایسا کرو دو دو ہزار دونوں کیلئے کافی ہے۔ لفافے پہ نام مت لکھنا۔ کسی کو کیا معلوم، کون سا لفافہ کس نے دیا ہے۔ رضیہ نے زبیدہ کے ہاتھ پہ ہاتھ مارا اور تینوں قہقہہ بلند کرتی ہال میں گھس گئی۔

ان کی باتیں سن کر امینہ پریشان سی ہو گئی۔ بے چین تو پہلے بھی تھی مگر یہ باتیں اس بے چینی میں مزید اضافہ کر گئی۔ حواس باختگی میں وہ یہ بھی نہ جان سکی کہ اس کا بھائی اسے راہداری میں کھڑا دیکھ کر اس کے پاس چلا آیا تھا اور اس کے ہمراہ یہ باتیں سن رہا تھا۔ یوں تو یہ باتیں ان کیلئے نئی نہیں تھی مگر آج ان کی کیفیت ہی کچھ ایسی تھی کہ وہ دونوں تشویش میں مبتلا ہو گئے۔

خود پر ضبط کرتی وہ واپس ہال میں اپنی جگہ پر جا بیٹھی۔ اس کی امی اسے دور کھڑی دکھائی دی۔ نظریں جھکاتی وہ وقت گزرنے کے انتظار میں تھی۔

اس کی امی کے ہمراہ کھڑی کچھ خواتین جو رشتے میں اس کے ننھیالی رشتہ دار تھی اسے بیٹھا دیکھ کر اس کے پاس چلی آئیں۔ امینہ نے ادب سے کھڑے ہو کر انہیں سلام کیا۔

ایک معمر خاتون امینہ کے سر پہ پیار دیتی اس کے چہرے کو جھانکتی نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ اس کے احساسات جان سکیں۔ اگلی باری تو ہماری امینہ کی ہے۔ خاموش مسکراہٹ ان کی جانب اچھالتی امینہ نظریں جھکائے کھڑی رہی۔

اللہ نصیب اچھے کرے۔ امینہ کو دعاؤں سے نوازتی، وہ اب سیٹج کی جانب متوجہ ہو گئی جہاں دلہن لڑکیوں کی فوج کے ہمراہ چلتی آرہی تھی۔

ان تمام لمحات جو کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کرتے کیمرہ مین اور وہاں موجود عوام کا مجمع اپنے اپنے موبائل فون نکالے خوشیوں کے ان لمحات کو اپنے حافظے کی بجائے تصویری شکل میں مقید کرنا زیادہ پسند کر رہے تھے۔

دلہن جو کہ اس وقت ہر ایک کی توجہ کا مرکز تھی، خوشی سے سرشار گلال اوڑھے پورے ناز سے چلی آرہی تھی۔

دلہا اور دلہن کے سٹیج پہ بیٹھتے ہی، سٹیج کے سامنے عوام کا رش لگ گیا۔ مرد و خواتین سلامی کی لفافے ہاتھوں میں لیے پورے پورے خاندان کی ٹولیاں بنائے سٹیج پہ جاتے، لفافہ دلہا دلہن کو تھمائے تصاویر کھنچاتے اور سٹیج سے اتر جاتے۔

اس سارے ہجوم میں امینہ اور اس کا بھائی پیچھے کھڑے اس مجمعے کو دیکھ رہے تھے اور اپنے تئیں اس عالم سے عبرت حاصل کر رہے تھے۔

دن اور مہینے پر لگائے بیت گئے۔ ایک نیک عزم کو دل میں سجائے امینہ کے گھر والے اس کی شادی کی تیاریاں کر رہے تھے۔ اور یوں امینہ کی شادی کے دن آ گئے۔

مہندی کی تقریب میں شرکت کرنے کی غرض سے تمام مدعو کیے گئے مہمان سبے سنورے خوشی کے اس موقع پر شرکت کیلئے آرہے تھے۔

جب تمام مہمان آچکے تھے، تو مائک سنبھالے لمبی سفید داڑھی چہرے پر سجائے ایک بوڑھے مولوی نے تمام حاضرین سے درخواست کی کہ وہ دعا کیلئے ہاتھ اٹھائیں۔ دعا میں دلہا



اور دلہن کی نئی آنے والی زندگی کے کیلئے ڈھیروں دعائیں کی گئی کہ ان کا یہ سفر نہ صرف پائیدار ہو بلکہ نیک نیتی سے قائم کیا جانے والا یہ رشتہ ہر بلا سے محفوظ شاد و آباد رہے۔ تقریب میں آئی خواتین میک اپ سے لیس چہرے لئے اس فعل پر کچھ مضطرب دکھائی دیں۔ دعا جو ختم ہوئیں تو چہ مگوئیاں ہونے لگی۔

لگتا ہے نئے مسلمان ہوئے ہیں جہی ایسے ظاہر کرنے کو اسلامی بن رہے ہیں۔ خواتین کے تبصرے عروج پر تھے۔

ان سب کے مابین بیٹھی امینہ اپنی بہنوں کے ساتھ اس سارے تماشے کو دیکھ رہی تھی۔ امینہ کے گھر والے بخوبی واقف تھے کہ ان کے اس روایت سے ہٹ کر اپنائے گئے انداز پہ لوگ انگلیاں اٹھائیں گے اور ذہنی طور پہ وہ اس سب کیلئے تیار بھی تھے۔ جہی لوگوں کے منہ سے نکلی باتوں کا کسی پہ کوئی اثر نہیں تھا۔ ان کیلئے یہی کافی تھا کہ وہ جو کر رہے ہیں وہ صحیح ہے۔ اور صحیح راستے پر کانٹے تو ہوتے ہی ہیں۔

دعا کے بعد کھانا لگایا گیا۔ قورمہ اور پلاؤ سب کو پیش کیا گیا۔ کھانے کو دیکھ کر لوگوں کے انداز مزید بگڑ گئے۔ ان سب کی توقع کے برعکس کھانے میں کوئی عمدہ و لذیذ پکوان کی انواع و اقسام تو یہاں موجود ہی نہیں تھے۔

اس عالم میں آدھے افراد برا سا منہ بنائے ان کی مہمان نوازی پر سوال اٹھاتے واپسی کے سفر پہ ہو لیے جبکہ چند قریبی افراد خود پہ جبر کیے بیٹھے رہے کہ بیٹیوں کے کام میں نخرے نہیں کرنے چاہیے۔

امینہ کے ابا اور امی سب کے بدلتے اطوار دیکھ رہے تھے۔ جانے والوں کے سوالات بھی ان کے سامنے تھے جبکہ یہاں موجود افراد کی ترس سے لیس نگاہیں ان سے جواب طلب کر رہے تھے۔ لوگوں کے اس رویے سے ان کی ہمت میں کمی نہیں آئی۔ وہ ایک غلط ریت کو جڑ سے ختم کرنا چاہتے تھے۔ اور اسے ختم کرنے کا یہی طریقہ تھا کہ وہ اپنے گھر سے اس کی بنیاد رکھیں۔

اگلے روز چند اہم اور قریبی رشتہ داروں کو مدعو کیا گیا تھا۔ لڑکے والوں کی جانب سے بھی محض چند افراد نکاح کی اس تقریب میں شرکت کرنے آرہے تھے۔

ہال کی انتظامیہ سے یہ بات پہلے طے ہو چکی تھی کہ مردانے سے کوئی بھی مرد چاہے بوڑھا ہو یا جوان، کسی طور بھی زنان خانے کی جانب نہیں آئے گا۔ اس حوالے سے انتظامیہ کو سخت ہدایات دی گئی تھیں۔ خواتین کی سائیڈ پہ چند عورتیں ہال کی جانب سے مخصوص کی گئی تھی جنہیں وہاں کا نظام سنبھالنا تھا۔ جبکہ ہال کے باہر ایک بڑے بورڈ پہ لکھ کر آویزاں کیا گیا تھا کہ کسی کی قسم کی تصاویر اور کیمرہ زنان خانے میں ممنوع ہے۔

Welcome in to prime urdu novels & publications.

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔ اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائیٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔

اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پرموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کرک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویب سائٹ کے ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یو ٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پرموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔ کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انبکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : 03335586927

Prime Urdu Novels Group Link

<https://www.facebook.com/groups/517883045059344/>

ہال میں داخل ہوتے تمام افراد اس فعل پہ تعجب کا شکار ہو رہے تھے۔ کچھ خواتین تو برابر بحث کر رہی تھی۔ یہ ایک ایسا تغیر تھا جسے معاشرے میں کوئی بھی اتنی اچانک قبول کرنے کو تیار نہیں تھا۔

سفید رنگ کے ہلکے ریشمی لباس میں نفاست سے چہرے پہ گھونگھٹ اوڑھے اینہ کے چہرے پر ایک حیا تھی جو اسے بے حد پرکشش بنا رہی تھی۔ میک اپ کی تہیں چہرے پر لگانے کی بجائے اس کے قدرتی حسن نے ہی اسے نکھار دیا تھا۔



مہمانوں میں موجود خواتین بارہا اسے دیکھنے کی فرمائش کرتی، گھونگھٹ ہٹانے کو کہتی جسے امینہ کی امی بڑی سمجھداری سے ٹال دیتی۔ وہ اس بات سے بخوبی واقف تھیں کہ ان کی بیٹی کے چہرے پر جو نظریں پڑے گئیں، یہ نظریں ستائش کیلئے نہیں بلکہ تبصروں، قیاس آرائیوں اور مکالموں کا سامان ہو گی۔

ہال میں موجود خواتین بے دلی سے اپنی نشستیں سنبھالے قہقہے بلند کرتی اس خاندان کے تمام افعال کو حیرت اور بے چارگی سے دیکھ رہی تھیں۔ بہت کم لوگ ایسے تھے جو ان کی نیت اور مقصد کو سمجھ رہے تھے۔

کچھ دیر میں لڑکے والوں کی جانب سے سب مہمانوں کیلئے چھوٹی پوٹلیوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی جبکہ لڑکی والوں کی جانب سے ان سب کو لفافے دیے گئے۔ لڑکی والوں کے لفافے سب کی آنکھوں میں کھٹک رہے تھے۔ ہاتھ میں آتے ہی سب بے صبری سے انہیں کھول کر پڑھنے لگے۔

"آپ کی آمد کا بے حد شکریہ۔ خوشی کے اس موقع پہ ہمیں آپ کے لائے گئے لفافوں کی نہیں بلکہ آپ کی دعاؤں اور نیک تمناؤں کی ضرورت ہے۔ آپ کے لفافے میں جو رقم ہے

اسے نیک نیتی سے کسی ایسے انسان کو دیجئے جسے ان کی ضرورت ہو۔ ہمارے لئے آپ کی دعائیں ہی بہترین تحفہ ہیں۔"

لفافے پہ درج تحریر نے مزید قیاس آرائیوں کو ہوا دی۔ امینہ کے تایا ابا یہ تحریر پڑھتے ہی آپے سے باہر ہو گئے۔

امینہ کے ابا کو بازو سے کھینچتے وہ باہر لے آئے اور غصے سے لال ہوتے آخر اپنا ضبط کھو بیٹھے۔

دماغ تو خراب نہیں ہے تمہارا۔ یہ کیا تماشا لگا رکھا ہے۔ لوگوں کے سامنے ذلیل و رسوا کروا دیا ہے تم نے۔ لڑکے والے سوچتے ہوں گے کن بھکاریوں کی بیٹی گھر لے جا رہے ہیں، جنہیں دینے دلانے کی بھی تہذیب نہیں نہ کوئی رسموں کا پالن کرنا آتا ہے۔ یہ سب کر کے تم کیا ثابت کرنا چاہتے ہو؟ امینہ کے تایا گرج رہے تھے جبکہ اس کے ابا خاموشی سے اپنے بڑے بھائی کے لحاظ میں چپ تھے۔ اتنے سخت رد عمل کی امید ویسے بھی تھی کہ ان کے خاندان کی روایات آج چکنا چور ہو کر رہ گئی تھی۔

امینہ کا بھائی بلال یہ منظر دیکھ چکا تھا، اب ایک آخری چوٹ لگانی باقی تھی۔

دس منٹ کے وقفے سے سپیکر سے ایک آواز برآمد ہوئی جسے سن کر مرد و خواتین سمیت ہر کوئی خاموشی سے اس جانب متوجہ ہو گیا۔

بلال مائیک سنبھالے پردے کے پیچھے کھڑا محو گفتگو تھا۔

میری آواز یقیناً آپ سب پہچان چکے ہوں گے۔ میری گفتگو کا مقصد کسی کی دل آزاری کرنا ہر گز نہیں ہے بس کچھ حقائق آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ میری پیاری بہن آج زندگی کا ایک نیا سفر شروع کرنے والی ہے۔ میں ہر گز نہیں چاہتا کوئی بری نظریا ہمارا کوئی برا فعل میری بہن کی زندگی میں وبال بن کر نازل ہو۔ یہ جو نکاح کی تقریب میں آپ کو سادگی دکھائی دے رہی ہے، اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ہماری دولت کم ہو چکی ہے یا ہم بخل سے کام لے رہے ہیں۔ درحقیقت اس موقع پہ ان لوگوں کو اپنی خوشی میں شامل کرنا چاہتے ہیں جو دل سے ہماری خوشی میں شریک ہو سکیں۔ رہی بات بلاؤں کی تو جو رقم ایک عالیشان شادی پہ خرچ کی جاتی، اس رقم کو ایک فلاحی ادارے میں دے دیا گیا ہے کہ وہ لوگ اس رقم کے زیادہ حقدار ہیں۔ یہ جو لفافے آپ کو تھمائے گئے ہیں اس کا مقصد آپ کے تحفوں کا مذاق اڑانا نہیں بلکہ یہ باور کروانا ہے کہ شادی کا مطلب لفافے ہر گز نہیں ہوتا۔ اپنی یہ رقم آپ ان لوگوں پر خرچ کریں جنہیں ان کی ضرورت ہو۔ یوں کسی کی خوشی کو آپ پانچ

دس ہزار میں تول کر ایک وبال اس کے سپرد کیے دیتے ہیں، جسے زندگی سے مٹاتے عمر بیت جاتی ہے۔

رہی بات ان رسموں کی جسے ہم مسمار کر چکے ہیں، تو یہ رسمیں ہندوؤں اور سکھوں کی پیدا کردہ ہیں، جبکہ بحیثیت ایک آزاد قوم ہمیں ان رسموں سے بھی آزاد ہونا ہے وگرنہ یوں آزادی کا نعرہ لگا لینے سے کوئی آزاد نہیں ہو جاتا۔ امید ہے میرا پورا خاندان آج کے دن حقیقی طور پہ آزاد ہو چکا ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ سب کو بھی یہ آزادی نصیب کرے۔"

آواز بند ہوتے ہی ہر کوئی سن پڑتی نگاہیں ایک دوسرے سے چراتا دل میں کوئی عزم کر گیا تھا۔ یقیناً حقیقی آزادی ان لوگوں کو نصیب ہو چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دی اینڈ